REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ

۲۹ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ...

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۶ ظہور ۱۳۳۷ ہش | ۱۶ اگست ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"ران کے پچھلے حصہ میں تاحال درد ہے گو پہلے کی نسبت کم ہے۔ عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں۔

— ربوہ ۱۵ اگست۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی طبیعت تاحال ناساز ہے، گو پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کل اپنے ایک کام کے سلسلہ میں ہفتہ عشرہ کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں احباب کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔

فوزیہ بیگم صاحبہ بنت نواب عبداللہ خان صاحب کی امتحان میٹرک میں شاندار کامیابی

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی صاحبزادی فوزیہ بیگم میٹرک کے امتحان میں ۵۹۰ نمبر لے کر کوئین میری کالج لاہور کی طرف سے شریک ہونے والی جملہ طالبات میں اول آئی ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بعض ناموافق حالات پیش آنے کے باعث وہ امتحان کی خاطر خواہ تیاری نہ کر سکی تھیں ورنہ اس سے بھی زیادہ شاندار کامیابی انہیں حاصل ہوتی تاہم اب بھی قوی امید ہے۔ کہ وہ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کا وظیفہ حاصل کرنے میں کامیاب رہیں گی۔ ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ کامیابی ان کے لئے ہر طرح مبارک کرے۔ اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین

مبلغ امریکہ مولوی نورالحق صاحب انور ۱۷ اگست کو ربوہ پہنچیں گے

ربوہ ۱۵ اگست۔ مبلغ امریکہ مکرم مولوی نورالحق صاحب انور ۱۷ اگست بروز اتوار چناب ایکسپریس سے ربوہ پہنچیں گے احباب اس روز وقت مقررہ پر اسٹیشن پہنچ کر ان کے استقبال میں شریک ہوں۔

ربوہ میں "یوم استقلال" کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی

مساجد میں استحکام پاکستان کے لئے دعائیں پرچم کشائی اور عمارتوں پر چراغاں کا دلکش منظر

ربوہ ۱۵ اگست۔ کل ربوہ میں "یوم استقلال پاکستان" کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ کل صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور تمام دوسرے اداروں میں عام تعطیل رہی تاکہ لوگ یوم استقلال کی تقریبات میں پوری سہولت اور آزادی کے ساتھ حصہ لے سکیں۔

تقریبات کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ہوا چنانچہ ایک خاص پروگرام کے تحت نماز فجر کے وقت ربوہ کی تمام مساجد میں پاکستان کے استحکام و خوشحالی اور روز افزوں ترقی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ دن چڑھنے پر دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی عمارتوں پر پاکستان کے پرچم اور لوائے احمدیت لہرائے گئے اور خاص طور پر خوشی کے اظہار کے لئے نوجوانوں اور بچوں نے اپنے طور پر کھیلوں اور میچوں میں حصہ لیا۔ رات کو مسجد مبارک، دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی عمارتوں وغیرہ پر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں کے ساتھ چراغاں کا خاص اہتمام کیا گیا علاوہ ازیں بازار کے دوکانداروں نے بھی اپنی دوکانوں پر رنگ برنگے قمقموں کے ذریعہ روشنی کا اہتمام کر کے یوم استقلال کی تقریب میں حصہ لیا۔ روشنی کے خاص اہتمام کی وجہ سے اول شب بازاروں میں اور سڑکوں پر رونق رہی۔ لیکن تیز ہوا اور پھر بارش شروع ہو جانے کے باعث لوگ دل کھول کر چراغاں کا لطف نہیں اٹھا سکے نیز تیز ہوا اور بارش کی وجہ سے مکانوں کی چھتوں پر مٹی کے دیوں اور موم بتیوں کی دلکش روشنی بجلی کے قمقموں کی روشنی کو دوبالا کرنے سے قاصر رہی — یوم استقلال

...کے موقعہ پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے (جس نے تقریبات کا اہتمام کیا تھا) صدر مملکت، گورنر مغربی پاکستان اور وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان کی خدمت میں مبارکباد کے تار ارسال کئے گئے۔

حکومت آئندہ سال فروری میں عام انتخابات کرانے کا تہیہ کر چکی ہے

"یوم آزادی" کے موقعہ پر وزیر اعظم ملک فیروز خان نون کا نشری پیغام

لندن ۱۵ اگست۔ وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے پھر اعلان کیا ہے کہ حکومت آئندہ سال فروری میں عام انتخابات کرانے کا تہیہ کر چکی ہے۔ انہوں نے یہ بات یوم آزادی کے موقعہ پر قوم کے نام ایک پیغام میں کہی ہے۔ جسے کل بی بی سی نے اپنے خاص پروگرام میں نشر کیا۔ انہوں نے کہا حکومت نے آئندہ سال فروری میں انتخابات کرانے کے جو فیصلے کئے ہیں۔ ان کو بہرحال عملی جامہ پہنایا جائیگا اور فروری میں ہی انتخابات کرانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

پاکستان کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہم رفتہ رفتہ ترقی کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔ تاکہ مضبوط بنیادوں پر تعمیر و ترقی کے کام کو چلایا جا سکے چنانچہ حکومت اسی نظریہ کے پیش نظر ملک کو ترقی کی راہ پر کامیابی سے چلانے کی کوشش

(باقی صفحہ ۸ پر)

بھارتی فوج کی طرف سے پاکستان کی سرحد پر فائرنگ بدستور جاری ہے

ڈھاکہ ۱۵ اگست۔ سرحدی صورت حال کے بارہ میں تازہ اطلاع یہ ہے کہ وادی سرہا کی سرحد نیز سلہٹ آسام سرحد پر بھارتی فوج کی طرف سے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد فائرنگ کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اور اس میں کوئی کمی نہیں آئی ہے

طیارے کی تباہی سے ۳۳ ہلاک

ٹوکیو ۱۵ اگست۔ کل صبح ایک جاپانی مسافر بردار طیارہ ٹوکیو کے جنوب میں سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا۔ اس میں ۳۳ مسافر اور عملے کے ارکان سوار تھے۔ تلاش کرنے والوں کو طیارے کے چند پرزوں کے سوا اور کچھ نہیں مل سکا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی- اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۵۸ء

زندگی اور موت کا سوال

جماعت احمدیہ کا دعوےٰ ہے کہ وہ ایک زندہ جماعت ہے۔ چنانچہ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جماعت اسی لئے کھڑی کی تھی۔ کہ اس میں صرف وہی لوگ شامل ہوں جنہوں نے دوبارہ زندگی پائی ہے۔ اور جو نئی زمین اور نئے آسمان میں پیدا ہوئے ہیں۔ جنہوں نے یہ محسوس کر لیا ہے۔ کہ پہلے وہ مردے تھے۔ اب زندہ ہو گئے ہیں۔ اور سراپا زندہ ہیں اور زندہ وہ ہیں جن کا

— خدا تعالےٰ زندہ خدا ہے
— کتاب زندہ کتاب ہے
— رسول زندہ رسول ہے۔

جن کا خدا زندہ خدا ہے۔ کیونکہ جس طرح وہ پہلے لوگوں سے کلام کرتا ہے اور ان پر ظاہر ہوتا تھا۔ اب بھی لوگوں سے کلام کرتا اور ظاہر ہوتا ہے۔ جن کی کتاب زندہ کتاب ہے۔ کیونکہ جس طرح وہ پہلوں کو فعال بناتی تھی۔ اب بھی وہ اسی طرح فعال بناتی ہے۔ جن کا رسول زندہ رسول ہے۔ کیونکہ جس طرح پہلوں نے چلتا پھرتا اسوہ حسنہ دیکھا۔ اور اس کے کردار کے نمونہ پر اپنا کردار بنایا۔ اور اللہ تعالےٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اب بھی اسی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے اسی نہج پر ایک چلتا پھرتا نمونہ ان کو بخشا گیا۔ تاکہ وہ جان لیں کہ زندہ خدا کا زندہ کلام ہمیشہ تک کے لئے ہے۔ اور ہمیشہ قابل عمل ہے۔ اور جس طرح پہلے لوگوں نے اس نمونہ پر اپنا کردار بنایا۔ اسی طرح آخرین منہم بھی اسی نمونہ پر اپنا کردار بنائیں تاکہ

هو الذی ارسل رسوله
بالهدیٰ و دین الحق
لیظهره علی الدین كله
ولو كره المشركون

یعنے اللہ تعالےٰ نے ہی اپنا رسول اور دین حق بھیجا ہے۔ تاکہ وہ دین حق کو تمام دینوں پر غالب کر دے۔ خواہ مشرک لوگ برا ہی کیوں نہ منائیں۔

الغرض جماعت احمدیہ زندگی کے اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس کا ایک سرا تو زندہ خدا زندہ کتاب اور زندہ رسول سے ملتا ہے۔ اور دوسرا سرا انسانی حیات کے ہر شعبہ میں پھیلا ہوا ہے۔ گویا جو زندگی زندہ منبع سے پھوٹتی ہے جماعت احمدیہ اسی زندگی سے سرشار ہو کر تمام دنیا کو وہ زندگی بانٹنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ لیکن یہاں ہر شخص کے لئے جو اپنے آپ کو ایسی جماعت سے وابستہ سمجھتا ہے ایک لمحۂ فکریہ ہے۔ کہ کیا وہ ایسی ہی جماعت کا رکن ہے۔ یہ ایسا لمحۂ فکریہ ہے۔ جو دراصل جماعت احمدیہ کے ہر رکن کی تمام زندگی میں جاری و ساری ہونا چاہیئے۔ سیدھے لفظوں میں ہر احمدی کو ہر وقت ہر لمحہ اپنے آپ کو جانچتے رہنا چاہیئے۔ کہ

کیا واقعی میں زندہ ہوں

یعنے اس کو ہر گھڑی یہ سوچنا چاہیئے کہ کیا میں واقعی زندہ خدا زندہ کتاب اور زندہ رسول سے وابستہ ہوں۔ کیا میں واقعی زندگی کے سلسلہ کی کڑی ہوں۔ اسی مالا کا منکا اور اسی ہار کا پھول ہوں۔ یہی حقیقی سوال ہے۔ جو ایک احمدی کے لئے حقیقی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہی اس کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ ایک احمدی کی زندگی اور موت کا سوال یہی ہے کہ

"کیا میں زندہ ہوں"

ہر کہ در کان نمک رفت...

کراچی کارپوریشن کے گزشتہ انتخابات میں حسن اتفاق یا سوء اتفاق سے مودودی صاحب کے کچھ متفقین بھی منتخب ہوئے ہیں۔ مودودی صاحب کا دعوےٰ ہے۔ کہ چونکہ اسلام زندگی کے تمام شعبوں کو لیتا ہے۔ اور حکومتی نظام بھی انسانی زندگی کا ہی ایک شعبہ ہے بلکہ نہایت اہم شعبہ ہے۔ اس لئے حکومتی محکموں کے اندر جا کر اقامت دین کی جانی چاہیئے۔ بلکہ یہی سب سے پہلی ضرورت ہے۔ اسی خیال سے کراچی کارپوریشن میں مودودی صاحب کے کچھ متفقین کامیاب ہو کر کارپوریشن کے اندر "اقامت دین" کی کوشش کر رہے ہیں:

ایک مثال ملاحظہ کیجئے: پچھلے دنوں کارپوریشن کے ایک اجلاس میں سوال پیدا ہوا۔ کہ خان عبدالقیوم خان صدر پاکستان مسلم لیگ کو شاندار دعوت دی جائے۔ اس پر آزاد ارکان نے اور مودودی صاحب کے متفقین نے احتجاج کیا۔ اور پبلک روپیہ کے ضیاع کا اعتراض بڑی شد و مد سے اٹھایا گیا۔ بڑی بحثیں ہوئیں۔ خوب ہنگامہ ہوا۔ لیکن آخر آزاد ارکان اور مودودی صاحب کے متفقین اس اشارہ پر فوراً خاموش ہو گئے۔ کہ دوسری پارٹیوں کے لیڈروں کو بھی اسی طرح دعوتوں سے نوازا جائیگا ان لیڈروں میں سے سہروردی اور مودودی صاحب کا ذکر خاص طور پر کیا گیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ سب کے ذہنوں میں اور بعد میں زبانوں پر بھی انہیں لیڈروں کے نام تھے۔ خصوصاً مودودی صاحب کا نام کہ آزاد ارکان تو آزاد ہوتے ہیں۔ مگر مودودی صاحب کے تو ذاتی خیر خواہ اجلاس کی رونق تھے۔

واقعہ یوں ہے کہ مودودی صاحب کے متفقین نے اندیشہ لگا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اگر صرف خان عبدالقیوم خان کو دعوت دی جائے تو بے حد ضیاع مال ہوتا ہے۔ اور اگر سہروردی تو خیر خاص کر مودودی صاحب کو بھی اسی شان کی دعوت دی جایا کرے۔ تو کوئی ضیاع مال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ کہ ان الارض یرثها عبادی الصالحون البتہ کچھ خیرات کے طور پر دوسرے بھی متمتع ہو جائیں۔ تو کیا حرج ہے۔ یعنی اگر لوہے کو بھی ساتھ تیرا لے تو بڑے بڑے کار آمد اور شاندار جہاز بنتے ہیں۔ جو سواریوں کے علاوہ اربوں روپیہ کا مال دنیا کے اس کنارے سے اس کنارے تک پہونچاتے ہیں۔

یہ تو وہ طرز خیال ہے جو مودودی صاحب کی جماعت سے ہر رکن اور ہر متفق اور خدا جانے کس کس تعلق کے ساتھ وابستہ ہر شخص کا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے اس کی معقولیت واضح ہو چکی ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص جو اقامت دین کے اس چھینٹے میں بسر کر رہا ہے اچانک روشنی دیکھنے لگے۔ اور بے ساختہ سمجھے اس کی زبان سے یہ الفاظ نکل جائیں کہ

ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد

خیر قصہ یوں ہے کہ خان عبدالقیوم کی دعوت تو ہوئی۔ اور خوب ہوئی۔ لیکن بعد میں ایک اجلاس کارپوریشن کا جب منعقد ہوا۔ اور پچھلے اجلاس کی کارروائی سنائی گئی۔ تو اس میں اس وعدہ کا کہیں ذکر اذکار تک نہ تھا جو سہروردی اور مودودی صاحب کو دعوتوں سے نوازنے کے متعلق کیا گیا تھا۔ اب کیا تھا پہلے سے بھی زیادہ سخت ہنگامہ ہوا۔ ادھر سے اصرار اور ادھر روئداد پڑھنے والے نے بڑی تحدی سے انکار کیا۔ حتیٰ کہ آزاد ارکان واک آؤٹ کر گئے۔ مودودی صاحب کے متفقین کچھ دیر تو سکتہ میں رہے۔ جب ہوش آیا۔ اور وہ بھی واک آؤٹ کرنا چاہتے تھے تو معلوم ہوا کہ آزاد ارکان خاتم المخرجین ثابت ہوئے ہیں۔ اب نہ کوئی اندر آسکتا ہے۔ اور نہ کوئی باہر جا سکتا ہے۔ دروازہ بند ہو چکا تھا۔ بے چارے بہت سٹپٹائے۔

نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کا معاملہ تھا۔ ناچار دل پر صبر کا پتھر رکھ اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ ادھر ہاؤس نے موقعہ کو غنیمت سمجھ کر اپنی من مانی کارروائی کر لیں۔ اور دروازہ اس وقت کھلا جب

حضرت سیدہ اُمِّ ناصر رضی اللہ عنہا غیر معمولی شخصیت اور سیرۃ و کردار کے لحاظ سے

امتیازی شان کی مالک تھیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض عظیم الشان وعدوں اور الہامات کو آپ کے ذریعہ پورا فرمایا

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے خطبۂ جمعہ کا خلاصہ

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ یکم اگست کو مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے حضرت سیدہ امّ ناصر رضی اللہ عنہا کے مقام، آپ کے اوصاف اور کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی تھی۔ آپ کے خطبہ کا خلاصہ افادۂ احباب کی غرض سے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے:۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا۔

وفات کے نتیجہ میں رونما ہونیوالے اثرات

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کہ ہر جان جو دنیا میں پیدا کی گئی ہے بالآخر اس کے لئے موت مقدر ہے۔ ہر کوئی جو دنیا میں آتا ہے وہ ایک عرصہ تک اِس جہان میں زندگی بسر کرنے کے بعد جہانِ اخروی کی طرف رحلت کر جاتا ہے۔ جب سے یہ دنیا بنی ہے لوگ اسی طرح اپنی اپنی زندگی گذارنے کے بعد فوت ہوتے چلے آئے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے چلے جائیں گے۔ ہر مرنے والے کی وفات پر اس کے عزیز و اقارب اور ملنے جلنے والے افسوس کرتے ہیں لیکن رنج و غم اور حزن و ملال کے یہ اثرات مرنے والے کی حیثیت اور مقام کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ جتنا جتنا کسی کا وجود دوسروں کے لئے نفع رساں ہوتا ہے اور جتنی جتنی امتیازی شان اور حیثیت کسی کو حاصل ہوتی ہے اسی کے مطابق اس کی وفات کا دوسروں پر اثر ظاہر ہوتا ہے اور وہ اذکروا موتاکم بالخیر کی ہدایت کے مطابق اس کی خوبیوں اور اوصاف کا ذکر کرتے ہیں۔

سیدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کا امتیازی شرف

حضرت سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات جنہیں آج صبح ہی مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا ہے ساری جماعت کے لئے بہت زیادہ حزن و ملال اور صدمہ کا موجب ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ غیر معمولی شخصیت اور سیرت و کردار کے لحاظ سے امتیازی شان کی حامل تھیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف عطا فرمایا تھا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی زندگی میں ہی ان کی پہلی بہو بنیں اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی حرم اوّل قرار پائیں۔ یہ شرف فی نفسہٖ کچھ کم اہم نہ تھا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور بھی کئی شرف عطا فرمائے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے کئی وعدے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے اور حضور علیہ السلام کے متعدد الہامات آپ کے ذریعے پورے ہوئے اور اس طرح آپ کا وجود خدائی نشانوں میں سے ایک نشان بن گیا۔

حمایتِ اسلام کی بنیاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ آپ کی نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور آپ کو وہ اولاد عطا کرے گا جو اُن نوروں کو جن کی آپ کے ہاتھ سے تخمریزی ہوئی زیادہ سے زیادہ پھیلائے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب "تریاق القلوب" کے صفحہ ۶۴-۶۵ پر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو اُن نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخمریزی ہوئی دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔"

تری نسلاً بعیداً کا الہام

اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے مبشر اولاد اور پھر اس مبشر اولاد میں سے بھی ظہور مصلح موعود کی شکل میں پورا ہوا اور جسے بتمام و کمال پورا ہوتے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبشر اولاد کی خبر دی تھی وہاں یہ بھی فرمایا تھا کہ تو ایک نسلِ بعید کو بھی دیکھے گا۔ جیسا کہ آپ کا الہام ہے تری نسلاً بعیداً۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس الہام کا ذکر کرتے ہوئے "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۲۰۹ پر فرماتے ہیں:۔

"قریباً تین برس کا عرصہ ہوا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ تو ایک نسلِ بعید کو دیکھے گا۔ اس الہام کے صدہا آدمی گواہ ہیں اور کئی مرتبہ چھپ چکا ہے اب اس کے موافق ظہور میں آیا۔ کیونکہ میں نے وہ اولاد دیکھی جو پیشگوئی کے وقت موجود نہ تھی۔ اور پھر اولاد کی اولاد دیکھی اور نہ معلوم ابھی کہاں تک اس پیشگوئی کا اثر ہے۔"

پوتے کی بشارت

یہ پیشگوئی جس مبارک وجود کے ذریعے پوری ہوئی وہ حضرت سیدہ اُمّ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وجود ہے۔ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے گھر سیدہ اُمّ ناصر کے بطن سے صاحبزادہ مرزا نصیر احمد پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مواہب الرحمٰن کے حوالہ سے "حقیقۃ الوحی" میں فرماتے ہیں:۔

"بیالیسواں نشان یہ ہے کہ خدا نے نافلہ کے طور پر پانچویں لڑکے کا وعدہ کیا تھا جیسا کہ اسی کتاب مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۳۹ میں اس طرح پر یہ پیشگوئی لکھی ہے وبشرنی بخامس فی حین من الاحیان۔ یعنی پانچواں لڑکا جو چار کے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا اس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا اور اس بارہ میں ایک اور الہام بھی ہوا جو اخبار البدر، الحکم میں مدت ہوئی کہ شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ انا نبشرک بغلامٍ نافلۃً لک نافلۃً من عندی۔ یعنی ہم ایک اور لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں کہ جو نافلہ ہوگا یعنی لڑکے کا لڑکا، یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے۔ چنانچہ قریباً تین ماہ کا عرصہ گذرا ہے کہ میرے لڑکے محمود احمد کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ سو یہ پیشگوئی ساڑھے چار برس کے بعد پوری ہوئی۔" (صفحہ ۲۱۸ و صفحہ ۲۱۹)

سیدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کی اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا سے مماثلت

پس حضرت سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ امتیازی شرف حاصل ہے کہ آپ کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات پورے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اگلی نسل میں آپ کے ذریعے وہ اولاد عطا فرمائی کہ جو اُن نوروں کو دنیا میں پھیلا رہی ہے کہ جن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے تخمریزی ہوئی ہے۔ پھر ان الہامات پر غور کرنے سے حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت سیدہ اُمّ ناصر رضی اللہ عنہا کی مشابہت اور مماثلت بھی ثابت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پوتے کے طور پر ایک پانچویں بیٹے کی بشارت دی تھی۔ وہ پوتا حضرت سیدہ اُمّ ناصر رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوا اور اس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشیر اوّل کی بشارت

دی تھی اور وہ پیدا ہونے کے کچھ عرصہ بعد چھوٹی عمر میں ہی فوت ہوگیا تھا اسی طرح نصیر احمد بھی فوت ہوگیا۔ بعد میں اللہ تعالےٰ نے بشیر اول کے بدلہ میں ایک دوسرا بشیر یعنی مصلح موعود آپ کو عطا کیا۔ اسی طرح نصیر احمد کی وفات کے بعد اس کے بدلہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو سیدہ ام ناصرؓ کے بطن سے دوسرا بیٹا دیا یعنی صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ جو بشیر ثانی کی طرح عمر پانے والے ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ آمین

اسلامی نور کو پھیلانے والی اولاد

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ فی الواقعہ اللہ تعالیٰ نے اگلی نسل میں حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ذریعہ وہ اولاد عطا کی ہے جو ان نوروں کو دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ کہ جن کی تخم ریزی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے ہوئی۔ آپ کی تمام اولاد اس وقت خدمت دین میں مصروف ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل ہیں۔ اور اس طرح دینی اور دنیوی رنگ میں جماعت کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی تربیت آپ کے ہاتھوں ہو رہی ہے۔ اور یہ ایک عظیم الشان خدمت ہے۔ پھر آپ صدر انجمن احمدیہ کے صدر بھی ہیں۔ اور انتظامی لحاظ سے بہت اہم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے جماعتی کام ہیں۔ جن کی سرانجام دہی میں آپ شب و روز مصروف رہتے ہیں۔ دوسرے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ہیں۔ بیرونی ممالک میں اس وقت اسلام کی جو تبلیغ ہو رہی ہے انتظامی لحاظ سے اس کا سارا چارج آپ کے پاس ہے۔ یہ کام اس قدر اہم اور مبارک ہے کہ اس کا تعلق براہ راست ان نوروں کی اشاعت سے ہے۔ جن کی تخم ریزی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے ہوئی ہے۔ اسی طرح صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی اہم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ فضل عمر ہسپتال کے چیف میڈیکل آفیسر اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر ہیں اس طرح آپ جہاں خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ احمدی نوجوانوں کی دینی تربیت و اصلاح کا فریضہ بھی بڑی خوبی سے ادا کر رہے ہیں۔ اسی طرح دوسرے صاحبزادگان بھی کسی نہ کسی دینی خدمت پر مامور ہیں اور ان سب کی زندگیاں اس امر پر گواہ ہیں کہ فی الواقعہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اگلی نسل کو بھی وہ اولاد عطا کی ہے جو اسلام اور احمدیت کے نور کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا رہی ہے۔

مماثلت کے بعض مزید پہلو

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت سیدہ ام ناصرؓ کو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ایک اور مشابہت بھی حاصل ہے۔ اور وہ یہ کہ جس طرح حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا اپنے رتبہ اور مقام کے لحاظ سے جماعت کی ماں تھیں۔ اور حضرت اماں جان کہلاتی ہیں۔ اسی طرح سیدہ ام ناصرؓ بھی ساری جماعت میں "امی جان" کے نام سے مشہور تھیں۔ اور آپ کی زندگی میں سب آپ کو "امی جان" ہی کہتے تھے۔ سیدہ ام ناصر کی حضرت اماں جان سے تیسری مشابہت یہ ہے کہ جس طرح حضرت ام المومنینؓ کی کنیت بشیر اول کی بجائے بشیر ثانی کے نام پر پڑی اور آپ ام محمود کہلائیں۔ اسی طرح سیدہ ام ناصرؓ کی کنیت بھی نصیر احمد کی بجائے ناصر احمد کے نام پر پڑی اور آپ "ام ناصرؓ" کہلائیں۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے آپ کی یہ ساری مشابہتیں اس امر کی نشاندہی کرتی ہیں کہ آپ بہت بلند مقام رکھتی تھیں۔ اور آپ کو فی الواقعہ کئی امتیازی شرف حاصل تھے۔ اور اس لحاظ سے آپ کا وجود خدا کی نشانوں میں سے ایک نشان تھا۔

سیدہ مرحومہؓ کے اوصاف حمیدہ

پھر سیرۃ و کردار، اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ کے لحاظ سے بھی آپ کا مقام کچھ بلند تھا۔ جماعت بھر میں کبھی کسی عورت کو آپ سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ ہر ایک کے دل میں آپ کے لئے محبت اور احترام کا جذبہ تھا۔ اپنے گھر کی مستورات اور رشتہ دار خواتین کو میں نے ہمیشہ آپ کی تعریف میں رطب اللسان پایا ہے۔ اور یعنیہ یہی تاثر ہر احمدی بہن کا آپ کے متعلق ہے۔ یہی وجہ ہے آپ کی وفات ساری جماعت کے لئے ایک عظیم صدمہ کا موجب ہوئی ہے۔ اور ہم سب ایسے بابرکت وجود کے اٹھ جانے سے دلی طور پر مغموم ہیں۔ اور ہر دل حضرت سیدہ مرحومہ کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا کرے۔

اعمال کا معیار

اگر ہم غور کریں تو اصل چیز یہی ہے کہ انسان کو ایسے اعمال بجا لانے چاہئیں کہ جن کے نتیجے میں اس کا وجود لوگوں کے لئے نفع رساں بنے اور خدا کے مقبول بندوں میں اس کا شمار ہو تاکہ جب وہ دنیا سے رخصت ہو تو دنیا والے اس کی جدائی کو محسوس کریں اور ہمیشہ اس کے لئے دعا گو ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے ایک معیار رکھ دیا ہے کہ جس پر ہم اپنے اعمال و کردار کو پرکھ کر اپنے آپ کو اس امتیاز کا اہل بنا سکتے ہیں کہ ہمارا شمار اس کے مقبول بندوں میں ہونے لگے۔ وہ معیار جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشتی نوح میں فرمایا ہے یہ ہے۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

اگر ہم اپنے اعمال و کردار کو اس درجہ اسلامی تعلیم کے مطابق بنا لیں کہ ہماری ہر صبح اور ہر شام ہمارے شب و روز کے مشاغل کے بارہ میں یہ گواہی دیں کہ ہم فی الحقیقت تقویٰ اللہ کی راہ پر گامزن ہیں۔ تو پھر ہمارا اللہ تعالےٰ کے مقبول بندوں میں شامل ہونا لازمی ہے

در اصل اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہ تلقین فرمائی ہے کہ ہم صبح و شام اپنی ہر حرکت و سکون کا محاسبہ کرتے رہیں اور دیکھتے رہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ کے احکام بجا لا رہے ہیں یا نہیں۔ یہ محاسبہ ہی ہمیں اس قابل بنا سکتا ہے کہ ہم جب اپنی مقررہ عمر گذار کر اس دنیا سے رخصت ہوں۔ تو ہمارے پیچھے دنیا ہماری خوبیوں کو یاد کر کے ہماری وفات پر رنج و غم اور حزن و ملال کا اظہار کرے۔ ایسی موت جو دنیا میں ذکر خیر بلند کرنے کا موجب ہو در اصل سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اور مرنے والے کے حق میں سب سے بڑی خوش نصیبی پر دلالت کرتی ہے۔ جیسا کہ حضرت سعدی نے فرمایا ہے اور کیا خوب فرمایا ہے

عروسی بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

یعنی اگر تیرا نیکی پر خاتمہ ہو تو تیری موت کا غم بھی شادی کی خوشی کی مانند ہوگا۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ معیار کے مطابق اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیم کے سانچے میں ڈھالنے اور اس طرح اپنے پیچھے نیک نمونہ چھوڑنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

احمدی گریجوایٹوں کی اطلاع کیلئے

پنجاب یونیورسٹی کی سینٹ کے لئے فیلوز کے انتخابات عنقریب ہوا ہے ہیں اس غرض کے لئے تمام ایسے احباب کو جنہوں نے بی اے یا ایم اے یا کوئی اور ڈگری کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا ہو۔ اور ڈگری حاصل کر چکے ہوں۔ اپنے تئیس اکتوبر سے قبل رجسٹر کروا لیں۔ اس کے لئے فارم رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی سے طلب فرما دیں۔ ایسے اصحاب کو یہ فارم کسی I کلاس مجسٹریٹ۔ سول جج۔ کسی ڈگری کالج کے پرنسپل یا یونیورسٹی کے ٹیچنگ ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کے سامنے پر کرنا ہوگا۔ اور ان سے اس غرض کے لئے سرٹیفکیٹ لینا ہوگا۔ نیز اپنی اصل ڈگری۔ یا فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سول جج۔ کسی ڈگری کالج کے پرنسپل یا یونیورسٹی کے کسی تعلیمی شعبہ کے انچارج سے تصدیق شدہ ڈگری کی نقل ساتھ بھجوانا ہوگی۔ ساتھ دس روپے رجسٹریشن فیس کے طور پر بھجوانا ہونگے۔

امراء اور پریذیڈنٹ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ جملہ گریجوایٹس اصحاب سے رجسٹریشن کی درخواست ضرور بھجوا دیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

سلسلہ سوانح صحابہ حضرت مسیح موعودؑ

مکرم محمد حسین صاحبؓ

آپ کے حالات میرے دادا جان مرحوم کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں اور غالباً نامکمل ہی رہ گئے۔ شروع میں یہ نوٹ درج ہے:۔ محمد حسین ولد خدا بخش قوم افغان مہمند اصل وطن گوجرانوالہ مستقل سکونت قادیان ضلع گورداسپور۔

یحییٰ فضلی۔ جامعہ احمدیہ ربوہ

عرصہ تخمیناً چونتیس سال کا گذرا کہ میں سکھر میں درزی کا کام کرتا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ ایک مولوی صاحب نے لاڑکانہ میں وعظ کیا ہے اور کہا ہے قادیان میں ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں خدا ہوں۔ میں نے پوچھا کیا اس نے کسی کتاب کا حوالہ دیا ہے یا سنی سنائی بات کر دی ہے۔ اس نے کہا براہین احمدیہ میں یہی لکھا ہے۔ میں نے براہین احمدیہ کو تلاش کرکے دیکھا تو اس میں حضرت امام مہدی علیہ السلام نے لکھا تھا کہ:۔

"خدا میرے میں ہے اور میں خدا میں ہوں"

وہ کتاب میں نے اس کو دکھائی اور کہا یہ تو ایک معمولی بات ہے۔ ایسی بات تو ہر باخدا بزرگ کہہ سکتا ہے۔ وہ کہنے لگا کہ یہ بھی مرزائی ہو گیا ہے۔ میں نے کہا اگر انسان بری مجلس اور برے افعال سے مجسم شیطان بن سکتا ہے تو کیوں انسان ربوبیت کی صفات اور رحمانی صفات اپنے اندر خدا کی مرضی کے مطابق کام کرکے پیدا نہیں کر سکتا۔

پھر میں نے رؤیا میں دیکھا کہ کسی شخص نے کہا کہ امام مہدی جو آنے والا تھا وہ آگیا ہے میں نے دیکھا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام گھوڑے پر سوار ہیں۔ بہت سے دوسرے سوار بھی ساتھ ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے اپنا غلام بنالیں اور پھر آگے جائیں۔ چنانچہ آپ نے میری بیعت لی اور پھر میں حضور کے گھوڑے کے ساتھ لاہور تک گیا۔ حضرت میاں معراج الدین صاحب عمرؓ (مرحوم) والے مکان میں ٹھہرے۔ اور میں نے عرض کیا کہ مجھے اپنے ساتھ ہی رکھیں۔ فرمایا جو شخص دنیا سے قطع تعلق کرتا ہے اس کو دنیا سے کچھ نہیں ملتا۔ دنیا میں رہ کر دین حاصل کرنا چاہئیے۔ پھر میں نے کہا میری والدہ گوجرانوالہ میں رہتی ہے اس کو مل آؤں۔ فرمایا جاؤ مل آؤ۔ گوجرانوالہ پہنچ کر میں نے اپنی سیڑھی پر کھڑے ہو کر پکارا کہ حضرت امام مہدی لاہور میں آگئے ہیں۔ جس نے چلنا ہو چلے کہ زیارت کرے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

دوسرے دن خواب میں دیکھا کہ میری سکھر والی دوکان کے اوپر کوئی جگہ ہے اور وہاں حضرت امام مہدی علیہ السلام آکر کھڑے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی کو فرمایا کہ یہاں نیچے ہمارا ایک غلام رہتا ہے اس کا سر لے آؤ۔ یہ باتیں میں سن رہا تھا۔ وہ آدمی آیا اور آکر میرا سر مانگا۔ میں نے دونوں کانوں سے پکڑ کر سر اتارا اور اسے دیدیا تھوڑی دیر کے بعد حضور نے فرمایا کہ یہ سر اس کے بدن کے ساتھ لگا دو اور یہ چیز اس کو ہمارے خزانہ سے دیدو۔ مجھے معلوم ہوا وہ چیز علم معرفت الٰہی تھا۔ اس شخص نے سر میرے بدن سے لگا دیا اور میں کلمہ شریف پڑھ کر اٹھ بیٹھا اور اسے کہا کہ میری امانت مجھے دیدو۔ مگر اس نے دینے سے انکار کر دیا اسی جھگڑے میں آنکھ کھل گئی۔

تیسرے دن کشف دیکھا کہ میں بیدار ہوں اور حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور فرمایا کہ کیا ہوا اگر اس نے نہیں دیا ہمارے پاس بے شمار خزانہ موجود ہے اپنا ہاتھ باہر نکالیں۔ میں نے ہاتھ آگے کیا تو حضرت صاحب نے میرے ہاتھ پر وہ خزانہ رکھ دیا۔ اور میں نے اسے اپنے منہ میں ڈال لیا۔

اس کے بعد تو اکثر رؤیا میں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ قادیان میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ کچھ مدت کے بعد قادیان آنے کا موقعہ ملا اور اپنے گذشتہ حالات حضور کو سنائے۔ حضور سن کر بہت خوش ہوئے اور میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ آپ کی آنکھ بہت خراب ہے۔ میں نے عرض کیا کہ بچپن سے خراب ہے۔ ایک دفعہ تو وہ مر ہی گیا تھا۔ تو اس کے بعد دو سال تک آرام رہا۔ مگر پھر خراب ہو گئی۔ فرمایا آپ کا کام تو وہ مرکز میں بھی اچھا چل سکتا ہے وہاں ہی کام کریں میں نے عرض کیا سکھر میں رہتا ہوں اور وہاں سے منتقل ہونے میں اخراجات کثیرہ کا متحمل ہونا پڑے گا۔ فرمایا اچھا خدا تعالیٰ آپ کو شفا دے دیوے۔ جس وقت حضرت اقدس نے یہ الفاظ فرمائے اسی وقت سے میری آنکھ کو آرام آنا شروع ہو گیا۔ اب میری عمر پچاس برس کے قریب ہے۔ اور اب تک عینک کی ضرورت نہیں پیش آئی۔

میں نے عرض کیا کہ میرا چھوٹا بھائی غیر احمدی ہے وہ حضور کی کسی کتاب یا اخبار کو ہاتھ نہیں لگاتا۔ حضور دعا فرمائیں کہ وہ احمدی ہو جائے تاکہ ہمارا باہم اتفاق و اتحاد ہو جائے۔ فرمایا:۔

"آپ کے خیالات بہت اچھے ہیں
خدا آپ کو بڑی کامیابی عطا
فرمائے گا"

بعد ازاں میں نے اپنے بھائی کے نام اخبار بدر جاری کرا دیا۔ ایک روز اس کے پاس چار دوست بیٹھے ہوئے تھے کہ اخبار آیا۔ ان میں سے ایک پٹواری محمد صالح تھا۔ اس نے بھائی صاحب کو کہا یہ اخبار مجھے دیدو۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اس اخبار کو نہیں دیکھتا جانے اس میں کیا جادو بھرا ہوا ہے۔ اس کو دیکھ کر انسان مرزائی ہو جاتا ہے جواب میں محمد صالح نے کہا مرزا صاحب تو قادیان میں بیٹھے ہوئے ہیں ہمیں کوئی پکڑ کر جبراً نہیں لے جاتا۔ جب اخبار کو پڑھا تو اس میں وفات مسیح کا ذکر تھا اور قرآن کریم کے حوالے تھے۔ جب پڑھا تو احمدیت کا اثر ہو گیا۔ چنانچہ چاروں نے مجھے بذریعہ خط گوجرانوالہ میں اپنے پاس کالکھے بلوایا۔ اور میرے ساتھ وفات مسیح کے مسئلہ پر بات شروع کی۔ میں نے کہا جس بات کی علماء کو سمجھ نہ آئے وہ بے علموں سے پوچھ لینی چاہئیے۔ جاؤ گاؤں کے چوکیدار سے ہی پوچھ لو کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو وہ تھانہ میں کیا رپورٹ لکھاتے جاتا ہے۔ کہ فلاں متوفی۔ تو کیا اس لفظ سے مراد اس کی یہ ہوتی ہے کہ وہ آسمان پر چڑھ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب ہمیں اس مسئلہ کی سمجھ آگئی ہے۔ ہمیں قادیان لے چلیں تاکہ ہم بیعت کریں۔

آج سے سولہ سال پہلے مجھے رؤیا میں دکھایا گیا کہ ملک کی حالت بہت ابتر ہے۔ لوگ اپنے مکانات اور کپڑوں کو جلا کر ان کی راکھ اپنے بدن پر لگا رہے ہیں۔ رؤیا میں مجھے کہا گیا کہ تم قادیان میں چلے جاؤ۔ قادیان دارالامان ہے اور وہاں تمہیں مکان دیا گیا ہے۔ اس مکان کا نقشہ بھی دکھایا گیا۔ اس کے بعد میں قادیان گیا تو خدا نے مکان بھی دیا۔ آج کل اسی میں رہتا ہوں اور درزی کا کام کرتا ہوں۔

ایک دفعہ عشاء کی نماز میں ایک کشف دیکھا کہ ایک بڑی بارک ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی بیٹھے ہیں۔ بعض اندر جاتے ہیں اور بعض باہر جاتے ہیں۔ اس کے دروازے کے سامنے ایک لمبی میز بچھائی ہوئی ہے۔ اس کے ایک کونے پر حضرت میاں شریف احمد صاحب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہیں اور آپس میں ان کی شکل ملتی جلتی ہے۔ بعد ازاں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آئے۔ ان کے پاس کچھ کاغذات ہیں اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دستخط کرائے ہیں میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ جو کچھ حضرت خلیفہ ثانی کرتے ہیں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دستخط سے کرتے ہیں پھر اس کے بعد اس بارک میں بہت سے انگریز آگئے ہیں اور انہوں نے ایک آدمی کو ٹانگوں اور بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا ہوا ہے اور لاکر اس میز پر لٹا دیا ہے۔ میرے دل میں یہ بات آئی جب یہ قوم اسلام کی طرف رجوع کرے گی تو ایسے نشان طلب کرے گی جیسے مردہ کا زندہ کیا جانا وغیرہ۔ ایک دن کشف میں دیکھتا ہوں کہ مسجد مبارک میں لوگ بیٹھے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے سر پر تاج ہے۔

حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار

مختلف مقامات سے آمدہ تعزیتی قراردادیں

حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات پر تا حال کثرت سے تعزیتی قراردادیں موصول ہو رہی ہیں جن میں دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے اور حضرت سیدہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کی گئی ہیں۔ عدم گنجائش کی وجہ سے ذیل میں صرف ان مقامات کے نام درج کر دیئے جاتے ہیں۔ جہاں سے یہ قراردادیں موصول ہوئی ہیں

جماعت احمدیہ پشاور۔ جماعت احمدیہ لاہور۔ مجلس انصار اللہ راولپنڈی۔ لجنہ اماء اللہ واہ کینٹ۔ جماعت پسرور۔ جماعت دوالمیال۔ جماعت ڈسکہ۔ جماعت نکھوچھی ضلع سیالکوٹ جماعت واہ کینٹ۔ جماعت جیمس آباد ضلع تھرپارکر۔ جماعت چکوال۔ جماعت کنری۔ جماعت منڈی بہاؤالدین۔ جماعت اوکاڑہ۔ جماعت بنوں۔ لجنہ اماء اللہ لائلپور۔ جماعت سانگلہ ہل۔ جماعت مردان۔ لجنہ اماء اللہ لاہور۔ جماعت فیروزوالہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور جماعت بھیرہ۔ جماعت جوہر آباد۔ جماعت پبی ضلع پشاور۔ جماعت منڈی بہاؤالدین:

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارھواں

سالانہ اجتماع

۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء

بمقام ربوہ

اگر خدائے بزرگ و برتر کو منظور ہوا تو امسال ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس سلسلہ میں بعض ضروری امور درج کئے جاتے ہیں تا جملہ مجالس ابھی سے ان کے متعلق پوری تیاری شروع کر دیں۔ اور جن امور کے متعلق معین تاریخوں تک مرکز میں اطلاع دینی ضروری ہے۔ ان کی اطلاع بھجوا دیں۔

۱۔ اجتماع میں شمولیت سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے ہر مجلس کو زیادہ سے زیادہ خدام بھجوانے چاہئیں۔ تا وہ

(i) اپنے مرکز کے خالص دینی اور مذہبی ماحول میں رہ کر تنظیم سلسلہ سے واقف ہوں۔

(ii) اس پروگرام پر عمل کریں جو اُن کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

اور (iii) اہم کاموں میں مشورہ دینے کے لئے مجلس شوریٰ میں شامل ہوں جہاں مجلس کی ترقی اور بہبودی کی خاطر فیصلے کئے جاتے ہیں۔

یہی تین اصولی باتیں ہیں جن کے لئے ہر سال عام اجتماع کیا جاتا ہے اور جو ایک تنظیم کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ پس ہر مجلس کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کا کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور اجتماع میں شامل ہو۔ جو مجالس گزشتہ سالوں میں شامل نہیں ہوتی رہیں وہ خاص طور پر مخاطب ہیں۔ اب تک وہ اس برکت سے محروم رہے ہیں۔ اب ان کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ لہٰذا قائدین اضلاع خاص طور پر نگرانی کریں کہ مغربی پاکستان کی کوئی مجلس ایسی نہ ہو جس کی نمائندگی اس اجتماع میں نہ ہو۔

۲۔ شوریٰ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب سابق شوریٰ کا اجلاس ہوگا جس میں مجلس کی ترقی اور بہبودی کے متعلق مجالس سے آمدہ تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

اس سلسلہ میں آمدہ تجاویز سے مرکز ایجنڈا تیار کر کے جملہ مجالس کو بھجواتا ہے اور مجالس اس پر غور کر کے اپنے نمائندوں کو اپنی رائے سے آگاہ کرتی ہیں۔ شوریٰ میں پیش کرنے کیلئے اگر آپ کی مجلس نے کوئی تجویز یا تجاویز بھجوانی ہوں تو پہلے مجلس عاملہ مقامی میں اس پر غور کر لیا جائے اور پھر جن تجاویز کو مجلس مقامی کی اکثریت منظور کرے وہ معین الفاظ میں بھجوائی جائیں۔

امسال شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز ۲۵ر اگست تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں تا مرکز کی طرف سے ایجنڈا مرتب کر کے بروقت بھجوایا جا سکے۔ یہ امر یاد رہے کہ جن مجالس کے نمائندے شوریٰ میں شامل نہ ہوں ان کی تجاویز پیش نہیں کی جا سکتیں۔

۳۔ انتخاب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر کا انتخاب سالانہ اجتماع ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر ہوا تھا۔ دستور اساسی کے قاعدہ ۹۹ کے ماتحت یہ انتخاب ہر دو سال کے بعد ہوتا ہے۔ چنانچہ امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر نائب صدر کا انتخاب ہوگا۔ قائدین کو چاہیئے کہ نائب صدر کے انتخاب کے بارہ میں جملہ نو اعد سے نمائندگان کو اچھی طرح آگاہ کر دیں۔

۴۔ نمائندگان شوریٰ شوریٰ میں ہر مجلس اپنے اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھیج سکتی ہے۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا جس کا کسی مجلس کو بھیجنے کا حق ہے۔ اگر کسی وجہ سے قائد خود سالانہ اجتماع میں شامل نہ ہو سکتا ہو تو پھر اس کی بجائے نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد کسی شخص کو اپنے نمائندہ کے طور پر نامزد نہیں کر سکتا۔ بہتر ہوگا کہ قائدین اپنے کام کا حرج کر کے بھی اجتماع میں شامل ہوں تاکہ آئندہ سال کام کی نگرانی کر سکیں۔ شوریٰ کے نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہونا ضروری ہے۔ اور ان کی اطلاع بھجواتے وقت اس امر کا ذکر ہونا چاہیئے۔ اجتماع کے موقعہ پر ان نمائندگان کے پاس ایک تعارفی خط کا ہونا ضروری ہے جس میں قائد مقامی کی طرف سے یہ درج ہو۔ کہ جن نمائندگان کی اطلاع دی گئی ہے وہ یہی ہیں۔ نمائندگان کے تقرر کی اطلاع ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۸ء تک مرکز میں پہنچ جانی ضروری ہے۔

۵۔ بجٹ: سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کے اجلاس میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آئندہ سال کے آمد و خرچ کا بجٹ بغرض منظوری پیش ہوتا ہے۔ سال بھر کی آمد کا اندازہ مجالس کی طرف سے آمدہ مشخصہ بجٹ سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ اس غرض کے لئے تشخیص بجٹ کے فارم جملہ مجالس کو مرکز کی طرف سے بھجوائے جا چکے ہیں (خدام اور اطفال دونوں کے) ان کو صحیح طور پر پُر کرنا اور بروقت مرکز میں بھجوانا ضروری ہے۔ تاکہ بجٹ مرتب کر کے شوریٰ سے پہلے مجالس کو بھجوایا جا سکے۔ اور مجالس اس پر غور کر سکیں۔ اگر آپ کی طرف سے مقررہ وقت کے اندر اندر مشخصہ بجٹ موصول نہ ہوا۔ تو پھر یا تو مرکز کو خود آپ کا بجٹ آمد مقرر کرنا پڑے گا۔ جس پر آپ کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے یا پھر مرکز بجٹ چھپوا کر اجتماع سے قبل آپ کو برائے غور نہیں بھجوا سکے گا۔ اور شوریٰ کے موقعہ پر دیا جا سکے گا۔ اس صورت میں آپ کو بجٹ پر غور کرنے کا موقعہ پوری طرح میسر نہ آ سکے گا۔ لہٰذا سب سے بہتر صورت یہی ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ مورخہ ۱۵ر اگست ۱۹۵۸ء تک بجٹ فارم صحیح طور پر مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں تا مرکز کی طرف سے آپ کو بجٹ مرتب کر کے بروقت بھجوایا جا سکے۔

۶۔ ورزشی مقابلے: امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے ہوں گے۔

۱۔ اجتماعی مقابلے ۔ کبڈی۔ والی بال۔ فٹ بال

۲۔ انفرادی مقابلے ۔ ۱۰۰ گز۔ ۲۲۰ گز۔ ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑیں۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔ گولہ پھینکنا۔

ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والی ٹیموں اور افراد کے نام بیس اکتوبر ۱۹۵۸ء تک مرکز میں آ جانے ضروری ہیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد آنے والے نام قبول نہیں کئے جائیں گے

ورزشی مقابلوں میں شمولیت کے لئے قواعد حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ ورزشی مقابلوں میں صرف وہی خادم حصہ لے سکے گا۔ جو باقاعدہ اجتماع میں شامل ہو

۲۔ مقابلہ میں حصہ لینے والی مجلس کا ہی خادم کسی دوسری مجلس کی ٹیم میں شامل ہو سکے گا۔ جو خود اس کو شامل نہ کریں گے۔ اس صورت میں خادم کو اپنی مجلس سے تحریری اجازت نامہ حاصل کرنا ہوگا۔

۳۔ قادیان کے خدام صرف ربوہ کی مجلس کی طرف سے شامل ہو سکیں گے۔ سوائے اس کے کہ نائب صدر صاحب سے خاص اجازت حاصل کی جاوے۔

۴۔ ربوہ کے علاوہ تمام مجالس صرف ایک ایک ٹیم بھیج سکتی ہیں۔ ربوہ کی مجلس دو ٹیمیں بھیج سکے گی۔

۵۔ کسی میچ کا فیصلہ نہ ہونے کی صورت میں بیس منٹ مزید دئے جائیں (اگر وقت ہوا تو) اگر پھر بھی فیصلہ نہ ہوا تو کمیٹی ورزشی مقابلے اس کا فیصلہ کرے گی۔ کہ کون سی ٹیم کھیل کے لحاظ سے بہتر ہے۔ اور پھر وہی کامیاب تصور ہوگی۔

۷۔ ذہنی و علمی مقابلے:۔ مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے:۔
۱۔ حفظ قرآن مجید۔ ۲۔ ترجمہ قرآن مجید۔ ۳۔ مطالعہ کتب حدیث۔ ۴۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ۵۔ مضمون نگاری۔ ۶۔ تقریری مقابلے

مجالس پہلے ضلعوار تقریری مقابلے کرائیں۔ اور ہر معیار میں سے اول آنے والوں کو مرکزی تقریری مقابلوں میں بھجوائیں۔ مضمون نگاری کے لئے نوٹس یا کتب ساتھ رکھنے کی اجازت ہوگی

حفظ قرآن مجید۔ ترجمہ قرآن مجید۔ مطالعہ حدیث اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلے بلاک وار مقابلہ ہوگا۔ بعد میں فائنل مقابلہ سٹیج پر ہوگا۔

ان مقابلوں میں تین معیار کے خدام شامل ہوں گے

معیار اول: مولوی فاضل ۔۔ معیار دوم: بی اے تک ۔۔ معیار سوم: ایف اے سے کم درجہ

تقریری مقابلے مندرجہ ذیل عنوانات میں سے ہوں گے:۔

۱۔ نوجوان قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں ۲۔ احمدیت کا پیدا کردہ عظیم الشان انقلاب

۳۔ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جاری کردہ نظام وصیت اور اس کی اہمیت

۵۔ وقف جدید کی اہمیت ۶۔ آنحضرت صلعم مصلح عالم کی حیثیت سے۔

۷۔ قادیان سے ہجرت اور واپسی ۸۔ شعار اسلامی کی پابندی جزو ایمان ہے

۹۔ احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں ۱۰۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال اور قدرت ثانیہ کا ظہور۔

عراق کا تیل

عراق میں انقلاب برپا ہونے کے بعد سے عراقی تیل کے بارے میں پھر طرح طرح کی خبریں آنے لگی ہیں اور واقعہ تو یہ ہے کہ جب سے عراق کا تیل برآمد ہونا شروع ہوا ہے تیل کی طرح اس کے بارے میں خبریں ہمیشہ ہی جاری و ساری رہی ہیں۔

مغربی ایشیا میں عراق پہلا ملک تھا جہاں تیل کے وسائل کو ترقی دینے کے سلسلہ میں امریکی کمپنیوں نے اپنے قدم جمائے اور پھر اس علاقہ کا یہ دوسرا ملک تھا جہاں تیل تلاش کیا گیا۔ پھر اس کے دریافت شدہ وسائل کو ترقی دی گئی اور تجارتی بنیاد پر اس کا استحصال کیا گیا۔ سب سے پہلے جس ملک کا تیل برآمد ہوا وہ ایران تھا۔

پھر عراق وہ پہلا ملک تھا جس میں تیل کے کنوؤں سے لے کر بحیرہ روم کے ساحل تک بڑی بڑی دیوہیکل پائپ لائنیں بچھائی گئیں اور یہ اس لحاظ سے بھی مغربی ایشیا میں پہلا ملک ہے کہ اس میں ایک آزاد ترقیاتی بورڈ قائم کیا گیا ہے جو تیل کی ۷۰ فیصدی آمدنی کو ملک کی ہر جہتی تعمیر و ترقی اور سماجی فلاح و بہبود پر صرف کرتا ہے۔ پھر نہر سویز کے بحران کا بھی سب سے زیادہ اثر عراق پر ہی پڑا تھا اور صدر ناصر کی سرگرمیاں بھی سب سے پہلے عراق ہی کے لئے تباہ کن ثابت ہوئی تھیں۔ جب شام سے گذرنے والی تیل کی پائپ لائن تخریبی کارروائیوں کا نشانہ بن گئی تھی۔

عراق کے تیل کی بڑی مقدار ان ذخائر سے حاصل ہوتی ہے جو بہت زیادہ اندرون ملک واقع ہیں۔ کرکوک میں تیل کی عظیم ذخیرہ گاہ خلیج فارس اور بحیرہ روم دونوں سے کافی فاصلہ پر بالکل اندرون ملک واقع ہے۔ نہر سویز کے بحران سے قبل عراق کے تیل کی مجموعی پیداوار تین کروڑ ۳۰ لاکھ پچاس ہزار ٹن میں سے قریباً دو کروڑ پچاس لاکھ ٹن پٹرول سالانہ کرکوک سے ایک ۵۵۰ میل لمبی پائپ لائن میں شام کے ساحلی علاقے بنیاس تک اور ایک دوسری ۳۰۵ میل لمبی پائپ لائن کے ذریعہ جو شام سے لبنان کی ساحلی بندرگاہ طرابلس تک جاتی ہے بھیجا جاتا ہے۔ ایک اور پائپ لائن کرکوک سے حیفہ تک بچھی ہوئی ہے۔ مگر چونکہ حیفہ اسرائیل میں واقع ہے اور عراق اسرائیل کو تسلیم نہیں کرتا اس لئے یہ پائپ لائن گذشتہ دس سال سے بند پڑی ہے۔

نہر سویز کے بحران کے سلسلہ میں شام نے عراق کے خلاف جو کارروائی کی اس کے نتیجہ میں ۵۶ء میں عراقی تیل کی پیداوار ۳۳ کروڑ ۲۰ لاکھ بیرل رہ گئی۔ اور تیل کی آمدنی ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ بیرل سے گر کر ۱۵ کروڑ ۱۰ لاکھ بیرل رہ گئی۔ جس سے عراق کی روز افزوں صحت مندانہ اقتصادیات کو رائلٹی کی شکل میں سخت نقصان پہونچا۔

عراق کے صحت مندانہ اور مستحکم اقتصادی دور کا آغاز ۱۹۵۱ء سے ہوتا ہے جبکہ حکومت عراق اور عراق پٹرولیم کمپنی اور اس کی حلیف کمپنیوں کے مابین ایک معاہدہ طے پایا تھا۔ اور اس معاہدہ کے نتیجہ میں عراقی حکومت کی تیل کی آمدنی جو ۱۹۵۰ء میں ایک کروڑ تیس لاکھ نوے ہزار پونڈ (عراقی) تھی۔ بڑھتے بڑھتے ۱۹۵۵ء میں ۷ کروڑ ۳۰ لاکھ ۷۰ ہزار پونڈ (عراقی) تک پہنچ گئی۔ لیکن پھر نہر سویز کے بحران اور اس کے عواقب کے نتیجہ میں یہ آمدنی گھٹ کر ۵۶ء میں ۶ کروڑ ۸۰ لاکھ ۸۰ ہزار عراقی پونڈ رہ گئی تھی۔ عراقی پونڈ سے مطلب عراقی دینار ہے جو پونڈ اسٹرلنگ کے برابر ہی ہوتا ہے۔

تیل کی آمدنی کا دسواں حصہ قومی بجٹ کو جاتا ہے۔ اور بقیہ رقم ترقیاتی بورڈ کو دی جاتی ہے۔ یہ ایک غیر سیاسی ادارہ ہے جو ۱۹۵۰ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس ادارہ کے مقاصد عوام کا معیار زندگی بلند کرنا۔ عوامی صحت کے منصوبوں کو زیر عمل لانا صنعتوں کو توسیع دینا وغیرہ ہیں جن کی تکمیل کے سلسلہ میں سیلابوں پر قابو پانے اور آبپاشی کے منصوبے زیر عمل لائے جا رہے ہیں۔ پانی کی نکاسی کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ نئے مکانات، سکول اور ہسپتال تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ صاف پانی کی فراہمی۔ اور صفائی وغیرہ کی سکیمیں بھی زیر عمل لائی جا رہی ہیں۔ مواصلاتی نظام اور مقامی صنعتوں کو بھی ترقی دی جا رہی ہے اور نئی صنعتیں بھی قائم کی جا رہی ہیں۔

انقلاب سے پہلے جب عراق اور اردن ایک وفاق میں شامل ہو گئے تھے تو اردن چونکہ ایک غریب ملک ہے۔ اس لئے اس کا بوجھ سہارنے کے لئے عراق اپنے تیل کی آمدنی میں مزید اضافہ کا خواہشمند تھا۔ خواہ یہ اضافہ تیل کی آمد بڑھا کر کیا جاتا یا تیل کی آمدنی میں عراقی حکومت کے حصہ کو بڑھا کر۔ فی الوقت تیل کی آمدنی عراقی حکومت اور تیل کمپنیوں کے درمیان برابر تقسیم ہو رہی ہے۔ چنانچہ اس اضافی آمدنی کی خواہش کے ماتحت عراق نے تیل کے بارے میں معاہدہ کی نئی شرائط وضع کرنے کا مطالبہ کیا تھا

دنیا کی آبادی - پیدائش اور اموات

اقوام متحدہ کے فراہم کردہ اعداد و شمار

دنیا کی آبادی فی گھنٹہ پانچ ہزار چار سو افراد کی رفتار سے بڑھ رہی ہے ایک سال میں یہی اضافہ چار کروڑ ستر لاکھ افراد کی تعداد میں پہنچ جائے گا۔ اس رفتار پیداوار کو دیکھتے ہوئے خیال کیا جا رہا ہے۔ دو ارب ۷۳ کروڑ ستر لاکھ افراد کی موجودہ عالمی آبادی اس صدی کے اختتام تک اپنی دوگنی تعداد کے نشان کو چھوئے گی۔ اس امر کا انکشاف اقوام متحدہ کی اس کتاب سے ہوا جس میں ۱۹۵۷ء کی عالمی آبادی اور اس میں اضافہ پر سالانہ بحث کی گئی ہے اس کتابچہ میں بتایا گیا ہے۔ گذشتہ بیس برسوں کے اندر دنیا کی آبادی میں ایک چوتھائی کا اضافہ ہوا ہے۔ اور فی الحال رفتار پیدائش ۳۶ فی ہزار سالانہ ہے۔ اور شرح اموات فقط اٹھارہ۔

کتاب میں بتایا گیا ہے کہ ڈچ لوگوں کی عمریں عام طور پر زیادہ ہوتی ہیں۔ ڈچ مردوں کی عمروں کا اوسط ۷۱ سال اور عورتوں کا ۷۴ سال ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان کے لوگ بہت پہلے ہی مرجاتے ہیں ہندوستان کے مردوں اور عورتوں کی عمروں کا اوسط صرف ۳۲ سال ہے۔ اعداد و شمار فراہم کرنے والوں کا کہنا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ بہتر پیدائش کی رفتار لاطینی امریکہ میں ہے۔ تعداد کے اعتبار سے ایشیا کی شرح پیدائش سب سے زیادہ قرار دی گئی ہے۔ کیونکہ آبادی میں یہاں سے دو کروڑ چالیس لاکھ افراد کا سالانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ماہرین اعداد و شمار نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ مردوں کی بہ نسبت ہر ملک میں عورتیں زیادہ عمر پاتی ہیں۔ متحدہ امریکہ میں عورتوں کی بہ نسبت مردوں کی اموات ۶۷ فیصد زیادہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح کناڈا میں ۴۹ فی صدی، انگلستان میں ۴۳ اور آسٹریلیا ۲۵ فیصدی کی زیادتی ہوتی ہے۔ مردوں اور عورتوں کی شرح اموات کے ان اسباب کے بارے میں ماہرین نے اب تک کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی اور نہ ہی اس کے اسباب و علل پر روشنی ڈالی ہے۔ لیکن ان کا خیال ہے کہ عورتوں میں ماں بننے کی صلاحیتیں ان کی جسمانی نشوونما کے لئے خرابی کا باعث نہیں ہیں بلکہ برقراری صحت و توانائی اور درازی عمر کا سبب بن گئی ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور سبب بھی مردوں کی موت میں اضافہ کا ماہرین اعداد و شمار کے سامنے آیا ہے۔ اور حادثات کے سبب سے جس میں عام طور پر چالیس پینتالیس سال کی عمر کے مردوں کی تعداد زیادہ ہے۔ بچوں کی شرح اموات پہلے کی بہ نسبت نمایاں کمی واقع ہوئی ہے لیکن اب بھی برما، برازیل، ہندوستان اور افریقہ کے کچھ حصے ایسے ہیں جہاں شرح اموات اطفال زیادہ ہے سویڈن میں بچوں کی شرح اموات دنیا میں سب سے کم ہے۔ ... زندہ پیدا ہونے والے ایک ہزار بچوں میں بمشکل تمام یہاں ۱۷ بچے مرتے ہیں ۱۹۵۶ء میں سویڈن ہی کے قریب نیڈرلینڈ چنیں آئی لینڈز اور آئس لینڈ کے اعداد و شمار تھے

اقوام متحدہ کی اس سالانہ رپورٹ میں اموات کے اسباب کی جو فہرست شائع کی گئی ہے اس میں کینسر (سرطان) کو سب سے پہلا نمبر دیا گیا ہے اس کے بعد حادثات کا نمبر آتا ہے اور تیسرے درجہ میں امراض قلب سے تعلق رکھنے والے مریضوں کی موتیں زیادہ ہوتی ہیں دنیا میں موٹر کار کے حادثہ سے مرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ یعنی ۲ فیصدی ہے اور ریکزبرگ میں موٹر کے حادثات دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہوتے ہیں۔ جہاں ہر ایک لاکھ آبادی کا ۲۰٫۵ موٹر حادثہ کا شکار ہوتا ہے۔ اس کے بعد آسٹریلیا کا نمبر آتا ہے۔ جہاں ۲۳٫۵ متحدہ امریکہ ۲۳٫۴ اور مغربی جرمنی ۲۳٫۳ کی شرح فی لاکھ برقرار رکھ رہے ہیں۔

۴۴۶ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دنیا میں خودکشی کا ریکارڈ توڑنے والا جاپان ہے۔ جہاں ہر ایک لاکھ آبادی کا ۲۴٫۲ حصہ خودکشی کرتا ہے۔ لیکن ۱۹۵۷ء میں مغربی برلن (یعنی شہر کے صرف ایک حصہ میں) نے اس ریکارڈ کو ۳۴٫۴ کے نشان کو چھوکر مات کر دیا

زیادہ سے زیادہ خودکشی کو ذریعۂ موت بنانے والے ملکوں میں آسٹریلیا، ڈنمارک، فن لینڈ اور سوئٹزرلینڈ کا نام بھی آتا ہے۔ شمالی آئرلینڈ، فارموسا اور لاطینی امریکہ کے لوگ موت کو اس ذریعہ سے دنیا میں سب سے زیادہ دعوت دیتے ہیں۔ مختلف عمروں میں اموات کی تلاش کے سلسلہ میں ماہرین کا کہنا ہے کہ سکولی دور میں بچوں کی موتیں سب سے کم واقع ہوتی ہیں۔ لوگوں کی رپورٹ دیکھنے سے معلوم ہوا ہے۔ اسکول زندگی میں فی ہزار کہیں دو بچے موت کا شکار بنتے ہیں۔

اردن میں شاہ حسین کے خلاف ایک اور سازش کا انکشاف

ملک بھر میں حفاظتی اقدامات اور زیادہ سخت کر دیئے گئے

عمان ۱۵ اگست۔ اردن میں شاہ حسین کے خلاف ایک اور سازش کا کھوج لگنے کے بعد ملک بھر میں حفاظتی اقدامات اور زیادہ سخت کر دیئے گئے ہیں۔ اس سازش میں بعض فوجی افسر بھی شامل تھے جنہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سازش کا بروقت انکشاف ہوتے ہی عمان میں زبردست مسلح فوجیں متعین کر دی گئی ہیں۔ کل دن بھر شہر میں فوجی جیپیں اور بکتر بند گاڑیاں گشت کرتی رہیں۔ شہر کی حالت میں کافی کشیدگی پائی جاتی تھی۔

صدر آئزن ہاور کے نئے منصوبہ کا خیر مقدم

وزیر اعظم سامی الصلح کا بیان

بیروت ۱۵ اگست۔ لبنان کے وزیر اعظم سامی الصلح نے ایک بیان میں مشرق وسطیٰ کے متعلق صدر آئزن ہاور کے نئے منصوبے کا خیر مقدم کیا ہے۔ یاد رہے صدر آئزن ہاور نے جنرل اسمبلی میں مشرق وسطیٰ کے متعلق حال ہی میں ایک چھ نکاتی منصوبہ پیش کیا ہے جو درج ذیل ہے:-

۱۔ اقتصادی ترقی کے لئے ایک علاقائی ادارہ کا قیام تاکہ عرب ملکوں میں عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی رفتار تیز ہو سکے۔

۲۔ مشرق قریب میں امن برقرار رکھنے کے لئے اقوام متحدہ کی فوج کا تعین

۳۔ مشرق وسطیٰ میں اسلحہ حاصل کرنے کی دوڑ ختم کرنے کے اقدامات

۴۔ خانہ جنگی شروع کرانے کے لئے غیر ملکی عناصر کی کوششوں کا تدارک

۵۔ اردن میں امن برقرار رکھنے کے اقدامات اور (۶) لبنان میں اقوام متحدہ کی سرگرمیاں جاری رکھنے کا اہتمام۔

صدر آئزن ہاور نے مشرق وسطیٰ میں نیشنلزم کی لہر کی اہمیت تسلیم کرتے ہوئے جنرل اسمبلی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس علاقہ میں امن و سلامتی کی فضا پیدا کرے تاکہ مشترکہ کوششوں سے عرب قوموں کا معیار زندگی بلند ہو سکے۔

صدر نے کہا کہ عرب اقوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کا پورا اختیار ہے۔ لیکن آپ نے ان قوموں کی اقتصادی ترقی کے لئے امداد دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے تجویز پیش کی کہ سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ مشرق قریب کے ملکوں سے فوراً مشورہ کر کے یہ معلوم کریں کہ آیا ان ملکوں کی اقتصادی ترقی کے لئے ایک علاقائی ادارہ قائم کرنے پر مفاہمت ہو سکتی ہے۔

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

ملک فیروز خاں نون کا پیغام

بقیہ صفحہ اول

کر رہی ہے۔ ملک کو جو دوسرے مسائل درپیش ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ میں ملک کی اقتصادی حالت کی طرف سے پر امید ہوں۔ انہوں نے سماج دشمن عناصر کو ناکام بنانے میں حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کی۔ نیز غذائی پیداوار بڑھانے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی آپ نے کہا اس سے زرمبادلہ بچے گا اور ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں مدد ملے گی۔

خارجی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے ملک نون نے کہا۔ پاکستان اقوام متحدہ کے منشور پر یقین رکھتا ہے۔ اور معاہدہ بغداد اور معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا میں اس کی شرکت اقوام متحدہ کے عین مطابق ہے۔

بریگیڈیر عبد الکریم قاسم کی نشری تقریر

بغداد ۱۵ اگست عراقی وزیر اعظم بریگیڈیر عبد الکریم قاسم نے فوجی انقلاب پر ایک ماہ گذرنے کے بعد کل بغداد ریڈیو سے تقریر نشر کرتے ہوئے کہا عراق میں انقلاب سابق حکمرانوں کی غلط پالیسی اور ان کے مظالم کی وجہ سے آیا ہے۔ جہاں بھی ایسے حالات پیدا ہوں گے وہاں انقلاب برپا ہونا ناگزیر ہے۔ عراق کا فوجی انقلاب عراقی عوام کی خواہشات اور امنگوں کے عین مطابق برپا ہوا ہے۔

لبنان سے امریکی فوجوں کے انخلا کی شرط

بیروت ۱۵ اگست۔ لبنان کے وزیر اعظم سامی الصلح نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جب تک بین الاقوامی فوج کے پانچ ہزار سپاہی لبنان نہ پہنچ جائیں۔ اس وقت تک امریکی فوجوں کے انخلاء کے متعلق بات چیت کا سوال پیدا نہیں ہوتا

"اسرائیل کو ایک طے شدہ حقیقت کے طور پر تسلیم کرنا ضروری ہے"

بھارت کی نائب وزیر خارجہ لکشمی مینن کا بیان

نئی دہلی ۱۵ اگست۔ بھارت کی نائب وزیر خارجہ مسز لکشمی مینن نے کہا ہے کہ جب تک اسرائیل کو ایک طے شدہ حقیقت کے طور پر تسلیم نہیں کیا جائے گا اس وقت تک مشرق وسطیٰ میں امن و استحکام اور ترقی کی صورت پیدا نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا اگر اسرائیل کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو خطرناک صورت حال پیدا ہو جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا۔ عربوں کا قومیت کا جذبہ قابل قدر ہے لیکن اس کی بنیاد ایک طرف اسرائیل سے نفرت اور دوسری طرف مغربی طاقتوں کے خوف پر ہے۔ انہیں اپنے نیشنلزم کی بنیاد فراخ دلی اور عالی حوصلگی پر رکھنی چاہیئے۔ یاد رہے پچھلے ہفتہ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے بھی اسی قسم کا بیان دیا تھا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اگر اسرائیل کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو تیسری جنگ چھڑ جانے کا امکان پیدا ہو جائے گا۔

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

سب کچھ ہو چکا۔

بات یہ ہے کہ مودودی صاحب کے متفقین تو خیر متفقین ہی ہوتے ہیں اب جانچے تولے ارکان بھی صرف "احراری تائب" رہ گئے ہیں۔ اور جن لوگوں نے شروع سے ہی جماعت کو کسی قدر بقدر ہمت دینی اور علمی رنگ دینے کی کوشش کی تھی انہیں "پابدستے دگرے دست بدستے دگرے" نکال باہر کر دیا گیا ہے۔ یا وہ خود ہی "اپنی عزت اپنے ہاتھ" لے کر رخصت ہو گئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ شروع شروع میں بہت سے اہل علم حضرات "اقامت دین" کے فریب میں آ کر جماعت میں داخل ہو گئے تھے لیکن جوں جوں ان پر "اندر" کا حال کھلتا گیا توں توں وہ رخصت ہوتے چلے گئے۔ اور اب صرف وہی رہ گئے ہیں جن کا چہرہ تو دیسے اقامت دین سے ملتا جلتا ہے لیکن اندرون فساد فی الارض سے لبریز ہے۔ چنانچہ گزشتہ فسادات پنجاب میں تحریک کے اصل روح رواں یہی لوگ تھے۔

اصل میں ان لوگوں اور فریب خوردہ ارکان میں انہیں دنوں سے اختلاف پیدا ہونا شروع ہو گیا تھا کیونکہ آخر الذکر تحریک میں حصہ لینے کے خلاف تھے لیکن مودودی صاحب طبعاً جبرو اکراہ کے حامیوں کے حامی تھے۔ یہ اختلافات روز بروز بڑھتے ہی چلے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اب صرف "فساد فی الارض" طبقہ ہی کرتا دھرتا رہ گیا ہے اور سنجیدہ لوگ بھاگ گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ "اقامت دین" کے چہرے پر غازہ وغیرہ سے جو رونق نظر آتی تھی اب وہ بھی نہیں رہی اور طالع آزمائی کا عفریت بالکل ننگا ہو گیا ہے جس نے یہ ارشاد کیا ہے کہ اگر خان عبد القیوم خان صدر مسلم لیگ کو شاندار دعوت دی جائے تو پبلک مال کا ضیاع ہوتا ہے لیکن اگر ان کے ساتھ دوسرے لیڈروں خاص کر مودودی صاحب کو بھی ویسی ہی شاندار دعوت دی جائے تو پبلک مال کا کوئی ضیاع نہیں ہوتا۔ بلکہ پبلک مال میں بڑا اضافہ ہوتا ہے۔ یعنی کہ ع

مشکلیں مجھ پہ پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

درخواست دعا

محمد یعقوب صاحب خوشنویس روزنامہ الفضل کو گزشتہ تین روز سے شدید درد گردہ کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴